5مارچ1963

ازعدالت عظمیٰ

اوریئنٹل بینک آف کامرس لمیٹڈ

بنام

شری ہرچران داس لومبا

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ جسٹسز۔)

بے گھر شخص – بینک میں حصص – جزوی طور پر اداشدہ حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کے لیے ایکٹ کے ذریعے دیا گیا قانونی حق – بینک کے سرمائے میں کمی کی اجازت دینے والا کمپنی جج کا حکم – چاہے ریز جوڈیکاٹا کا نظریہ لاگو ہو – "اس طرح کے انکار کی کوئی وجہ نہیں" معنی – بے گھر افراد (قرض کا مطابقت) ایکٹ، 1951 (1951 کا LXX)، دفعات 3، 19(2)، (4)، (5)۔

اپیل کنندہ بینک کو تقسیم ہند کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا۔ سرمایہ میں کمی کے لیے اس کی اسکیم کو کمپنی جج نے اس شرط کے ساتھ منظور کیا تھا کہ بینک عام حصص کی کسی بھی ادائیگی کے بغیر حوالگی کو قبول کرے جس پر کسی بے گھر شخص سے جزوی ادائیگی کی گئی تھی جو بے گھر افراد (قرضوں کی ایڈجسٹمنٹ) ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت ریلیف کا حقدار ہے، تاکہ ایسے شخص کو کالوں کی ادائیگی اور کی جانے والی ذمہ داری سے نجات مل سکے۔ بے گھر افراد کو اختیار استعمال کرنے کے لیے دو ہفتوں کا وقت دیا گیا تھا۔

مدعا علیہ اپیل گزار کا شیئر ہولڈر تھا لیکن اس نے کمپنی جج کی طرف سے دیے گئے اختیار سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بعد میں، اس نے اپیل کنندہ بینک سے بے گھر افراد (قرض مطابقت) ایکٹ کی دفعہ 19(2) کے تحت اپنے 500 عام حصص کو 250 مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کو کہا۔ بینک کے مطالبے کی تعمیل کرنے سے انکار کرنے پر، مدعا علیہ نے ایکٹ کی دفعہ 19(4) کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں بینک کو اپنے 500 جزوی طور پر اداشدہ حصص کو 250 مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ٹریبونل نے مدعا علیہ کو درخواست کردہ راحت عطا کردی۔ اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ بینک کو ہونے والے نقصانات اور مشکوک قرضے طویل عرصے سے جمع ہو رہے تھے اور بینک نے 1951 کے ایکٹ کی منظوری کے بعد ہی سرمایہ میں کمی کی اسکیم کا سہارا لیا تاکہ بے گھر حصص یافتگان کو قانون کی دفعہ 19 کی دفعات کے تحت فوائد سے محروم رکھا جا سکے۔ ٹریبونل کے اس نظریے کی تصدیق سنگل جج اور پنجاب ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے کی۔ بینک نے خصوصی اجازت کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی۔

مانا گیا کہ بینک کو مدعا علیہ کے حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کی ہدایت کرنے والے حکم کی تصدیق ہونی چاہیے۔ جزوی طور پر اداشدہ حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے سے انکار کرنے کے لیے بینک کی طرف سے کوئی اچھی وجہ نہیں دکھائی گئی تھی۔ شق (4) کے معنی میں "اس طرح کے انکار کی کوئی وجہ نہیں" کے اظہار کا مطلب "انکار کی کوئی اچھی وجہ نہیں" ہونا چاہیے۔

یہ بھی مانا گیا کہ کمپنی جج کا سرمایہ میں کمی کی منظوری دینے کا حکم فیصلہ کن اور پابند نہیں تھا اور بے گھر شخص کو ایکٹ کے ذریعے دیے گئے حق سے محروم نہیں کر سکتا تھا۔ سرمایہ میں کمی کی منظوری دینے والا کمپنی جج کا حکم ایکٹ کی دفعہ 19 کی دفعات سے مشروط تھا۔ ایک بے گھر شخص اس اختیار سے فائدہ اٹھانے کا پابند نہیں تھا۔ ایک بے گھر شخص جو کمپنی جج کے حکم کے تحت دیے گئے اختیار سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا وہ دفعہ 19 (4) کے تحت درخواست دے سکتا ہے۔ کمپنی جج کا حکم کسی بھی حکم کے تابع درست اور پابند تھا جو ٹریبونل دفعہ 19 (4) کے تحت درخواست دینے والے کسی بھی انفرادی شیئر ہولڈر کے حوالے سے دے سکتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1961: کی سول اپیل نمبر 300۔

1955 کے لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 19 ڈی میں چندی گڑھ میں پنجاب ہائی کورٹ کے 13 نومبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے ایل گوسین، او پی ملہوترا اور ایس این آنند۔

جواب دہندہ کی طرف سے بکشی مہتاب سنگھ ساہنی، اپچ کے ایل سب ہروال اور آئی ایس ساہنی۔

.1963 5 مارچ۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ۔ جے — دی اورینٹل بینک آف کامرس لمیٹڈ کو فروری 1943 میں انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت شامل کیا گیا تھا۔ بینک کا رجسٹرڈ دفتر دہلی میں تھا اور اس نے لاہور اور دیگر شہروں میں شاخیں کھولیں جو اب پاکستان میں ہیں۔ بینک کے سرمائے کو 10 روپے کے 5,97,584 عام حصص اور 1 روپے کے 24,200 بی کلاس عام حصص میں تقسیم کیا گیا تھا۔ 31 دسمبر 1946 کو بینک کا اداشدہ سرمایہ تقریبا 23 لاکھ روپے تھا: ڈومینین آف انڈیا اور پاکستان کے قیام کے بعد ہونے والی پریشانیوں کی وجہ سے، بینک نے اس علاقے میں اپنے اثاثوں کا کافی حصہ کھو دیا جسے اب مغربی پاکستان کہا جاتا

ہے اور وہ اپنی پیشگی رقم کو یاد کرنے سے قاصر تھا۔ 1950 تک بینک کے جمع شدہ نقصانات 10,57,850 روپے تھے۔

دسمبر 1950 میں بینک کے ڈائریکٹرز نے اپنے عام شیئر ہولڈرز پر 8 / 2 روپے فی حصص کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے بینک کے سرمائے کو کم کرنے کا بھی عزم کیا اور اس مقصد کے لیے 29 نومبر 1951 کو بینک کی ایک غیر معمولی جنرل میٹنگ بلائی گئی اور خصوصی قراردادیں منظور کی گئیں جس میں بینک کے جاری کردہ اور سبسکرائب شدہ سرمائے کو 4 روپے، 56,137 عام حصص 5 روپے اور 24,200 بی کلاس عام حصص 8– 8 روپے کر دیا گیا۔ یہ کمی ہر عام حصص پر 5 روپے اور ہر کلاس کے عام حصص پر 8 این اے کی حد تک ادا شدہ سرمائے کو منسوخ کر کے نافذ کی جانی تھی۔ خصوصی قرارداد منظور ہونے سے پہلے پارلیمنٹ نے بے گھر افراد (قرض ایڈجسٹمنٹ) ایکٹ، 1951 کا 70 نافذ کیا۔ اس ایکٹ میں دفعہ 2(10) کے ذریعے بے گھر شخص کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ" کوئی بھی شخص جس نے ڈومینین آف انڈیا اور پاکستان کے قیام کی وجہ سے، یا شہری ہنگاموں کی وجہ سے یا کسی ایسے علاقے میں اس طرح کی خلل کے خوف سے جو اب مغربی پاکستان کا حصہ ہے، مارچ 1947 کے پہلے دن کے بعد ایسے علاقے میں اپنی رہائش گاہ چھوڑ دی ہے، یا اس سے بے گھر ہو گیا ہے، اور جو بعد میں ہندوستان میں رہ رہا ہے، اور اس میں کوئی بھی شخص شامل ہے جو اب ہندوستان کا حصہ بننے والی کسی بھی جگہ کا رہائشی ہے اور جو اس وجہ سے مغربی پاکستان، X X X X X میں اپنی کسی غیر منقولہ جائیداد کا انتظام، نگرانی یا کنٹرول کرنے سے قاصر ہے۔ بے گھر افراد کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے ایکٹ کے ذریعے مختلف دفعات بنائے گئے تھے۔ اس ایکٹ میں محفوظ اور غیر محفوظ قرضوں کی مطابقت، کمپنیوں میں حصص پر کالوں کی ادائیگی کے لیے ذمہ داری سے راحت اور فرمانوں اور تصفیے پر نظر ثانی، مشترکہ قرضوں کی تقسیم، سود کے جمع ہونے کو روکنے، گرفتاری اور جائیداد کی ضبطی سے استثنیٰ، قرضوں کو کم کرنے اور بعض قسم کے اقدامات میں حد کی مدت میں توسیع کے لیے التزامات نافذ کیے گئے۔ ایکٹ کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار رکھنے والے ٹریبونلز کے قیام کا اختیار بھی ریاستی حکومت نے دیا تھا۔

29 نومبر 1951 کو ایک غیر معمولی جنرل میٹنگ میں بینک کی طرف سے منظور کردہ قرارداد کے مطابق، بینک کے حصص کے سرمائے میں کمی کے لیے انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 55,56 اور 57 کے تحت حکم کے لیے کمپنی جج کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ضلع جج، دہلی کے سامنے ایک درخواست جمع کرائی گئی۔ اس درخواست کی دو حصص یافتگان نے مخالفت کی جنہوں نے دعوی کیا کہ بینک محض سرمائے کو کم کرنے کا فیصلہ کر کے بے گھر افراد (قرضوں کی مطابقت) ایکٹ، 1951 کے 70 کی دفعات کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ درخواست کی سماعت پر بینک کے وکیل نے پیش کیا کہ بینک بے گھر افراد (قرض ایڈجسٹمنٹ) ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت ریلیف کا حقدار کسی بھی شخص کے ذریعے 10 روپے کے عام حصص، جن پر 5 روپے ادا کیے گئے تھے، کو بغیر کسی ادائیگی کے تسلیم کر لے گا، تاکہ اسے بینک کی طرف سے کی گئی فی حصص 8 / 2 روپے کی کال اور مستقبل کی تمام کالوں کی ادائیگی کی مزید ذمہ داری سے نجات مل سکے۔ اس شرط کو سماعت میں پیش ہونے والے حصص یافتگان نے قبول کر لیا۔ کمپنی جج نے درخواست کی منظوری دی اور بینک کی طرف سے قبول کردہ ہتھیار ڈالنے سے متعلق شرائط وضوابط پر شیئر کیپٹل کو کم کرنے کی قرارداد کی تصدیق کی اور ہدایت کی کہ ہندوستانی کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 61 کے

تحت نوٹس دیا جائے، جس میں تمام افراد کو پیشکش کی گئی ہے کہ وہ نوٹس کی اشاعت کے دو ہفتوں کے اندر بینک کو اس طرف سے درخواست دینے کا موقع فراہم کریں۔

مدعاعلیہ ہرچران داس لومبا 1944 سے 10 روپے کی فیس ویلیو کے 500 عام حصص کے ہولڈر تھے جن پر 5 روپے ادا کیے گئے تھے۔ مدعاعلیہ 1951 کے ایکٹ 70 کے معنی میں ایک بے گھر شخص تھا لیکن وہ سرمائے میں کمی کی درخواست کی سماعت میں پیش نہیں ہوا، اور نہ ہی اس نے کمپنی جج کے حکم کے تحت دیئے گئے حصص کو حوالے کرنے کے اختیار کا فائدہ اٹھایا۔ 7 جنوری 1954 کو انہوں نے اپنے 500 عام حصص کو 250 مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کے لیے 1951 کے ایکٹ 70 کی دفعہ 19(2) کے تحت بینک میں درخواست دی۔ 16 جنوری 1954 کے اپنے خط کے ذریعے بینک نے اس مطالبے پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نے بے گھر افراد (قرضوں کی مطابقت) ایکٹ کی دفعہ 19 (4) کے تحت ٹریبونل میں درخواست دائر کی کہ بینک کو اس کے پاس موجود 500 جزوی طور پر اداشدہ حصص کو 250 مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کی ہدایت کی جائے۔ درخواست کی بینک نے اس بنیاد پر مخالفت کی کہ کمپنی جج کا دارالحکومت میں کمی کی منظوری دینے اور ایکٹ کی دفعہ 19(2) کے تحت درخواست دینے کے حقدار حصص یافتگان کو اپنی ملکیت حوالے کرنے کی سہولت دینے کا حکم فیصلہ کن اور تمام حصص یافتگان پر پابند تھا اور مدعاعلیہ حکم کے ذریعے دیے گئے اختیار سے فائدہ اٹھانے میں ناکام ہونے کی وجہ سے دفعہ 19(2) کے تحت اپنے حقوق کو نافذ کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ بینک نے یہ بھی پیش کیا کہ 1951 کے ایکٹ 70 کی دفعہ 19(4) کے ذریعے دیا گیا حق مطلق نہیں تھا اور یہ کہ دفعہ 19(2) کے تحت مطالبے کی تعمیل نہ کرنے کے لیے اچھی بنیاد موجود تھی، اس میں کہ خصوصی قرارداد کی تاریخ میں سرمایہ میں کمی کے لیے بینک کے پاس عملی طور پر کوئی اثاثہ نہیں تھا جس پر نیا کریڈٹ ڈھانچہ بنایا جا سکے، کال کر کے اور نیا سرمایہ جاری کر کے فنڈز اکٹھے کرنے تھے اور جزوی طور پر اداشدہ حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کا دعوی نہ تو منصفانہ تھا اور نہ ہی ان حصص یافتگان کے لیے منصفانہ تھا جنہوں نے پہلے ہی کال کی ادائیگی کر دی تھی یا نئے حصص کو سبسکرائب کیا تھا۔

ٹریبونل کے پیش نظر بینک کو ہونے والے نقصانات اور مشکوک قرضے طویل عرصے سے جمع ہو رہے تھے، لیکن بینک نے 1951 کے ایکٹ 70 کے نافذ ہونے کے بعد سرمایہ میں کمی کی اسکیم کا سہارا لیا، صرف اس مقصد سے کہ بے گھر ہونے والے حصص یافتگان کو قانون کی دفعہ 19 کی دفعات کے تحت فوائد سے محروم رکھا جائے۔ ٹریبونل کے اس نظریے کی تصدیق پنجاب ہائی کورٹ کے جے کھوسلہ کی اپیل میں، اور لیٹرز پیٹنٹ کی شق 10 کے تحت اپیل میں ڈویژن بینچ نے بھی کی۔ خصوصی اجازت کے ساتھ بینک نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

مدعاعلیہ کا یہ دعوی کہ وہ بے گھر افراد (قرض مطابقت) ایکٹ، 1951 کے 70 کے دفعہ 2(10) کے معنی میں ایک بے گھر شخص ہے، متنازعہ نہیں ہے۔ دفعہ 19 کی مادی شقیں جن کے حقیقی اثر پر مدعاعلیہ کی طرف سے دعوی کردہ حق کا فیصلہ کیا جانا ہے، مندرجہ ذیل ہیں :

x x x x x(1)"

(2) کمپنیز ایکٹ، یا میمورنڈم یا آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن، یا کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ میں کسی چیز کے باوجود، کسی بے گھر شخص یا بے گھر بینک کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ کمپنی یا کوآپریٹو سوسائٹی میں درخواست دے، جیسا بھی معاملہ ہو، کمپنی یا سوسائٹی میں اس کے پاس موجود کسی جزوی طور پر ادا شدہ حصص کو مکمل طور پر ادا شدہ حصص کی اتنی کم تعداد میں تبدیل کرنے کے لیے جو سوسائٹی یا کمپنی نے جاری کیا ہو اور جس کے سلسلے میں پہلے ہی کال کیے جا چکے ہوں۔

x x x xx(3)

(4) اگر کمپنی یا کوآپریٹو سوسائٹی ذیلی دفعہ (2) کے تحت درخواست میں موجود کسی بھی درخواست کی تعمیل کرنے سے انکار کرتی ہے، تو ٹریبونل، اس جانب سے اس کے پاس کی گئی درخواست پر اور اگر مطمئن ہو کہ اس طرح کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے، تو کمپنی یا کوآپریٹو سوسائٹی کو اس کے مطابق ہدایت جاری کر سکتا ہے، اور کمپنی یا سوسائٹی اس کی تعمیل کرنے کا پابند ہوگی اور ایسی ہر ہدایت اس کی تاریخ سے نافذ ہوگی۔

(5) اس سیکشن میں دوسری صورت میں فراہم کردہ کے علاوہ، یہاں موجود کچھ بھی کمپنی ایکٹ یا کمپنی سے متعلق میمورنڈم یا آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کی دفعات کے مطابق کمپنی یا اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے کی گئی کسی بھی کارروائی کے جواز کو متاثر نہیں کرے گا۔

(6) x x "x

شق (1) کے مطابق ایک بے گھر شخص اپنے حصص کے سلسلے میں غیر ادا شدہ کالوں پر کوئی سود ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے اور نہ ہی کمپنیز ایکٹ یا میمورنڈم یا آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود اس کا ہولڈنگ ضبط کرنے کا ذمہ دار ہے۔ شق (2) کسی کمپنی کے حصص یافتگان کو جو ایک بے گھر شخص ہے، اس کے پاس موجود کسی بھی جزوی طور پر ادا شدہ حصص کو مکمل طور پر ادا شدہ حصص میں تبدیل کرنے کے لیے کمپنی کو درخواست دینے کا استحقاق فراہم کرتی ہے اور جس کے سلسلے میں کال کی گئی ہو۔ ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ ٹریبونل کو شق (4) کے ذریعے کسی بھی کمپنی کو ذیلی دفعہ (2) کے تحت مطالبے کی تعمیل کا حکم دینے کے اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری کی جاتی ہے، اگر یہ مطمئن ہو کہ جزوی طور پر ادا شدہ حصص کو مکمل طور پر ادا شدہ حصص میں تبدیل کرنے کے مطالبے کی تعمیل کرنے سے اس طرح کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ شق (4) کے معنی میں "اس طرح کے انکار کی کوئی وجہ نہیں" کے اظہار کا مطلب انکار کی کوئی اچھی وجہ نہیں ہونا چاہیے۔ لہذا جب کسی شیئر ہولڈر کی طرف سے

کسی حکم نامے کے لیے درخواست دائر کی جاتی ہے جس میں کمپنی کو جزوی طور پر اداشدہ حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اور کمپنی تبدیلی کو انجام دینے سے انکار کرنے کے لیے کوئی وجہ طے کرتی ہے، تو ٹریبونل یہ فیصلہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے کہ آیا کمپنی کی طرف سے قائم کردہ وجہ مطالبے کی تعمیل سے انکار کو معقول طور پر جواز فراہم کرنے والی وجہ ہے یا نہیں۔

مدعا علیہ نے دفعہ 19(2) کے تحت بینک سے اپنے جزوی طور پر اداشدہ حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا تھا، لیکن بینک نے اس مطالبے کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔ طے ہونے والا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستانی کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 55، 56 اور 57 کے تحت سرمایہ میں کمی کی منظوری کے لیے بینک کی طرف سے دائر درخواست میں کمپنی جج کا حکم فیصلہ کن اور مدعا علیہ پر پابند ہے تاکہ اسے یہ دعوی کرنے کے اس کے حق سے محروم کیا جا سکے کہ اس کے جزوی طور پر اداشدہ حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کیا جائے۔ کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 60 کے تحت عدالت کا حکم، جس میں کمی کی منظوری دی گئی ہے، عام طور پر تمام حصص یافتگان پر پابند ہوگا۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ 1951 کے ایکٹ 70 کی دفعہ 3، اس ایکٹ میں واضح طور پر فراہم کردہ دفعات کے علاوہ، ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد و ضوابط اور احکامات کی دفعات کو اس وقت نافذ کسی دوسرے قانون میں یا کسی عدالت کے کسی فرمان یا حکم میں، یا فریقین کے درمیان کسی معاہدے میں شامل کسی بھی چیز کے باوجود حد سے زیادہ اثر کے ساتھ سرمایہ کاری کرتی ہے۔ انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 کی دفعہ 55 کے مطابق، حصص کے ذریعے محدود کمپنی، اگر اس کے مضامین کے ذریعے مجاز ہے، تو عدالت کی طرف سے منظور کردہ خصوصی قرارداد کے ذریعے اپنے حصص کے سرمائے کو کم کر سکتی ہے، اور عدالت کو اس طرح کے شرائط و ضوابط میں کمی کی تصدیق کرنے کا حکم دینے کا اختیار حاصل ہے جو وہ مناسب سمجھے۔ کمپنی جج نے بے گھر افراد کے شیئر ہولڈنگ کی تبدیلی سے متعلق شرائط پر سرمائے میں کمی کی منظوری کا حکم دیا، لیکن یہ حکم بے گھر افراد (قرضوں کی مطابقت) ایکٹ 1951 کے دفعہ 19 کے تحت دیئے گئے خصوصی قانونی حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ ایکٹ نے بے گھر افراد کو یہ دعوی کرنے کا خصوصی حق دیا ہے کہ ان کے جزوی طور پر ادا کردہ حصص کو مکمل طور پر اداشدہ حصص میں تبدیل کیا جائے: اور یہ حق صرف اس صورت میں استعمال کرنا بند کر سکتا ہے جب ٹریبونل مطمئن ہو کہ تبادلوں سے انکار کرنے کی اچھی وجہ ہے۔ یہ کمپنی کی طرف سے مطالبے کی تعمیل کرنے سے انکار نہیں ہے، بلکہ ٹریبونل کا اشتہاری فیصلہ ہے جو بے گھر شخص کو اپنے حصص کو تبدیل کرنے کے حق سے محروم کرتا ہے۔

کمپنی جج کے سامنے سرمایہ میں کمی کی قرارداد کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ اسے بے گھر افراد کو دفعہ 19 کے تحت ان کے حق سے محروم کرنے کے لیے منظور کیا گیا تھا، اور یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ کمپنی جج نے اپنی طرف سے درج کردہ وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دلیل کو مسترد کر دیا۔ لیکن یہ حکم عدالتی طور پر کام نہیں کرتا، دائرہ اختیار کے لیے یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ آیا کسی بے گھر شخص کے ذریعے مذہب تبدیل کرنے کا مطالبہ کرنے سے انکار کرنے کی کوئی اچھی بنیاد ہے یا نہیں، خصوصی طور پر ٹریبونل میں ہے اور کسی دوسرے ادارے میں نہیں ہے۔ کسی بھی بے گھر شخص کے لیے کمپنی جج کے حکم سے دیے گئے

اختیار سے فائدہ اٹھانا کھلا تھا: اگر وہ اس اختیار سے فائدہ اٹھانے کا انتخاب کرتا ہے تو وہ اپنے انتخاب کا پابند ہوگا۔ لیکن ایک بے گھر شخص اس اختیار سے فائدہ اٹھانے کا پابند نہیں تھا، اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو، کمپنی جج کے حکم سے بینک سے اسے تبادلوں کی اجازت دینے کا مطالبہ کرنے کا اس کا حق متاثر نہیں ہوا۔ کمپنی جج کا حکم تمام بے گھر حصص یافتگان کو پابند کرنے والے فیصلے کے مترادف نہیں تھا اور نہ ہی ہو سکتا تھا۔ اگر کوئی بے گھر شخص اس اختیار سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا ہے تو وہ اس کے بعد دفعہ 19 کی شق (4) کے تحت درخواست دینے کا حقدار ہوگا۔ کمپنی جج کی طرف سے منظور کردہ حکم درست اور پابند رہتا ہے لیکن اس طرح کے احکامات کے تابع ہے جو ٹریبونل کسی بھی انفرادی شیئر ہولڈر کے سلسلے میں دے سکتا ہے جو دفعہ 19 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت درخواست دیتا ہے۔ یہ شق (5) کی شرائط سے واضح ہے جو کمپنی ایکٹ کی دفعات یا کمپنی سے متعلق میمورنڈم یا آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کی پیروی میں کمپنی یا اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے کی گئی کارروائی کے جواز کو یقینی بناتا ہے، سوائے اس کے کہ سیکشن 19 میں دوسری صورت میں فراہم کیا گیا ہے۔ لہذا ہم مندرجہ ذیل عدالتوں کے اس خیال سے اتفاق کرتے ہیں کہ ٹریبونل نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر درخواست پر فیصلہ سنانے کا اپنا دائرہ اختیار نہیں کھویا، صرف اس وجہ سے کہ کمپنی کے جج نے اسے اور دوسروں کو بھی اسی طرح کا اختیار دیا تھا، ایک ایسا آپشن جسے وہ منتخب کرنے کے پابند نہیں تھے۔

دوسرا سوال جو طے شدہ ہے وہ یہ ہے کہ آیا جواب دہندہ کے حصص کو مکمل طور پر ادا شدہ حصص میں تبدیل کرنے سے انکار کرنے کے لیے بینک کی طرف سے دکھایا گیا معاملہ اچھا تھا یا کافی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ سرمائے میں کمی کی قرارداد بدنیتی سے منظور کی گئی تھی اور اس کا مقصد بے گھر افراد کو ان کے جزوی طور پر ادا شدہ حصص کے تبادلے کا دعوی کرنے کے حق سے محروم کرنا تھا۔ ٹریبونل نے نشاندہی کی کہ اگرچہ بینک کی مالی حالت کئی سالوں سے غیر یقینی تھی، لیکن سرمائے میں کمی کی اسکیم صرف اس وقت تیار ہوئی جب پارلیمنٹ نے بے گھر حصص یافتگان کے قانونی حق کو کالعدم قرار دینے کے لیے 1951 کا ایکٹ 70 نافذ کیا۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ بینک کے تمام اثاثے غائب نہیں ہوئے ہیں اور کسی بھی صورت میں اثاثوں کی عدم موجودگی اپنے آپ میں بے گھر شخص کو اس کے قانونی حق سے محروم کرنے کے لیے کافی بنیاد نہیں ہے۔ ٹریبونل کا نتیجہ جس کی ہائی کورٹ نے تصدیق کی تھی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بینک کی طرف سے قائم کردہ وجہ حقیقی نہیں تھی؛ سرمائے میں کمی کی قرارداد ایک ایسا آلہ تھا جس کے ذریعے بے گھر افراد کو دیئے گئے قانونی تحفظ کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ اس نتیجے کی تائید شواہد سے ہوتی ہے، اور اس عدالت کے عمل کے مطابق اسے پابند سمجھا جانا چاہیے۔ بینک کی طرف سے انکار کی حمایت میں کوئی اور بنیاد قائم نہیں کی گئی تھی۔

جواب دہندہ کے حصص کو مکمل طور پر ادا شدہ حصص میں تبدیل کرنے کے بینک کے حکم کی تصدیق ہونی چاہیے، کیونکہ جزوی طور پر ادا شدہ حصص کو تبدیل کرنے سے انکار کرنے کے لیے بینک کی طرف سے کوئی اچھی وجہ نہیں دکھائی گئی ہے۔ یہ اپیل ناکام ہونی چاہیے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document